

## 10262- توحید کی تقسیم

سوال

میں نے توحید اور اس کی اقسام کا علم رکھنے والے بعض بھائیوں سے سنا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے توحید کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ (توحید رو بیت اور توحید اسماء و صفات) یہ کس حد تک صحیح ہے اور کیا شیخ محمد ابراہیم توحید کی چار قسمیں بناتے تھے اور آخر میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا شیخ صالح الفوزان توحید کو چار قسموں میں تقسیم کرتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

تمام قسم کی تعریفات اللہ کے لائق ہیں۔

نمبر 1- ہمیں لازمی طور پر اس اصول کو جاننا چاہیے کہ (لام شافعی الاصطلاح) کے اصطلاح میں کوئی جھگڑا (قباحت) نہیں اور یہ قاعدہ فضلاء اور اہل اصول کے ہاں معروف ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور اصطلاحات میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ وہ مفسدہ پر ہونے نہ ہوں (مدارج السالکین 3/306)

اور لام شافعیکا معنی ہے کہ کوئی تنازع نہیں۔

نمبر 2- قدیم زمانہ سے علماء نے احکام شرعیہ کی تقسیمات کی ہیں اور اس تقسیم کا مقصد شرعی احکام اور نصوص کے فہم میں سولت اور آسانی پیدا کرنا ہے۔  
خصوصاً وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عربی زبان کی معرفت میں کمزوری، عربی، اور عجمی اور اخلاق اس تقسیم کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

پس علماء نے دیکھا کہ فہم میں سولت اور آسانی پیدا کرنے کے لئے مسائل کی گروپ بندی اور اصول بنانے میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ یہ مسٹریں کاموں میں سے ہے۔ کیونکہ حصول علم کو مسلمانوں کے لئے آسان کرنے کے لئے یہ لازمی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اصول فہم کے بانی ہیں اور ان کی تقسیمیں کوہست مقبولیت حاصل ہے انہیں کے ذکر کردہ اصول کو بنیاد بنا کر کمی بیشی کے ساتھ اہل اصول نے آگے قدم بڑھایا ہے، اسی طرح دیگر تمام علوم شرعیہ پر کام ہوا ہے جیسا کہ علم توحید، اس کی تقسیم و ترتیب، علوم قرآن اور علم توحید وغیرہ۔

نمبر 3- سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ شیخ الاسلام نے توحید کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے اور اشیع محدث بن ابراہیم اور اشیع فوزان نے چار قسموں میں تقسیم کیا ہے اس میں کوئی اشکال نہیں، آپ کی خدمت میں تفصیل بیان کرتا ہوں۔

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ توحید دو قسموں میں مقسم ہے۔

1- توحید معرفۃ و اثبات۔

یہ عروج کے وجود رو بیت اور اس کے اسماء و صفات پر ایمان لانے پر مشتمل ہے۔

2- توحید تصد و طلب۔

یہ اللہ ذوالجلال کی الوہیت پر ایمان لانے کو شامل ہے۔

جس نے توحید کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے اس نے آسان فہمی کے لئے گذشتہ تقسیم کو کھوں کر بیان کیا ہے اور کہا کہ توحید تین اقسام میں مفہوم ہے۔

1- توحید ربوبیت : اللہ ذوالجلال پر ایمان اس میں داخل ہے۔

2- توحید الوہیت یا عبادۃ : اور دونوں کا ایک معنی ہے۔

3- توحید اسماء و صفات

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں اس تقسیم میں کوئی اشکال نہیں جب تک وہ کسی باطل چیز پر دلالت نہیں کرتی اور اصطلاح میں کوئی اختلاف نہیں اور یہ تفصیل صرف فہم میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ہے جیسے جیسے زمانہ گزرتا گیا فہم میں کسی واقع ہوتی گئی اور علماء کرام شرح و تفصیل کی ضرورت محسوس کرنے لگے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو سائل نے ذکر کیا ہے اس میں کوئی اشکال نہیں کیونکہ جس نے توحید کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے اس نے دو سروں کے اضافہ کردہ چیز کو جمع کر دیا ہے اور جس نے تین یا چار قسموں میں تقسیم کیا ہے تو اس نے ان کی تفصیل ذکر کر دی ہے۔

تمام کے تمام (علماء) اس بات پر متفق ہیں کہ توحید اور ذکر کردہ چیزوں پر مشتمل ہے یہ اصطلاحی تقسیم ہے اس میں کوئی مانع نہیں بشرطیکہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہوتا ہو جیسے توحید کے بعض معانی اس سے نکال دینے جائیں جو اس میں داخل تھے یا بعض معانی داخل کردئے جائیں جو اس میں داخل نہیں تھے اور (شاید) کبھی ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہم اس سے زیادہ تفصیل کے محتاج ہوں گے پس علماء فہم میں آسانی پیدا کریں گے۔

توحید کی تینوں اقسام کے معانی کا مختصر بیان۔

ربوبیت پر ایمان : اللہ ذوالجلال کو اس کے افعال یعنی (کائنات، خلوقات) کو پیدا کرنے اور مارنے وغیرہ میں اکلیلا جانا۔

الوہیت پر ایمان : اللہ ذوالجلال کو بندوں کے افعال، قول و فعل ظاہر و باطن کے لئے منفرد جانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا۔

اسماء و صفات پر ایمان : یعنی اللہ تعالیٰ کے ان اسماء و صفات پر ایمان رکھنا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مبارک کے لئے ثابت کے ہیں اور ان کی نفی کرنا جس سے اللہ تعالیٰ نے نفی کی ہے۔

علماء کرام کا توحید کو اس طرح تقسیم کرنا بادعت نہیں ہے بلکہ یہ تيسیری اور چوتھی صدی سے معرفت ہے جیسا کہ شیخ بخاری ابو زید (رکن یہیہ کبار علماء) نے اپنی کتاب (الرود على المخافت) میں ذکر کیا ہے اور اس تقسیم کو ابن جریر طبری اور دوسرے علماء سے نقل کیا ہے۔

تبیہ : سائل کی ذکر کردہ یہ بات صحیح نہیں کہ شیخ الاسلام نے توحید کو دو قسموں ربوبیہ اور اسماء و صفات میں تقسیم کیا ہے بلکہ انہوں نے توحید کی دو قسمیں توحید بالمعنی و الاشیاء اور توحید القصد والطلب ذکر کی ہیں جب کہ توحید ربوبیت اور اسماء و صفات پہلی قسم میں داخل ہے۔ دیکھو: مجموع فتاویٰ (15/164) و (الشاتوی الکبریٰ 5/250)

واللہ اعلم۔